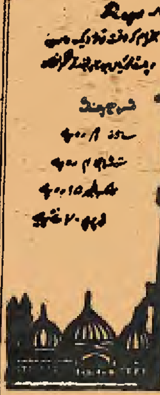

ہفت روزہ
بدر قادیان
شمارہ ۳
The Weekly Badr Qadian
شرح چندہ
ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۴ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۹ صلح کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔

● — بذریعہ الفضل ربوہ سے اطلاع موصول ہوئی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی ومخلص صحابی اور سلسلہ کے نامور بزرگ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری ۸ صلح مطابق ۸ جنوری ۱۹۶۹ء ربوہ میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

● — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمدللہ۔

● — جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ باوجود سخت سردی کے موسم خوشگوار رہا۔ پرسوں رات اور کل صبح قادیان اور مضافات میں موسم سرما کی بارش ہوئی جو فصلوں کے لئے مفید بتائی جاتی ہے۔

۲۶ شوال ۱۳۸۸ھ — ۱۶ صلح ۱۳۴۸ ہش — ۱۶ جنوری ۱۹۶۹ء

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا کامیاب ستترواں سالانہ جلسہ

ہندوپاک اور غیر ممالک کے مختلف علاقوں سے فرزندانِ احمدیت کا روحانی اجتماع

علماءِ سلسلہ کی مذہبی، روحانی وعلمی تقاریر۔ عبادتوں، دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے پُرکیف نظارے

(رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

جماعتِ احمدیہ کا یہ روحانی اجتماع جس کی بنیاد آج سے ۷۶ سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محض روحانی اغراض کے پیشِ نظر رکھی تھی سابقہ روایات کے مطابق اپنے مخصوص روحانی ماحول میں ارضِ حرم اور تختگاہِ رسولؐ قادیان دارالامان میں مورخہ ۶، ۷ اور ۸ صلح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۶ تا ۸ ماہ جنوری ۱۹۶۹ء منعقد ہوا۔

اس روحانی اجتماع کے متعلق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ارشاد یہ ہے کہ اس جلسہ کی بنیاد خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر مبنی ہے چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں "اس جلسہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

شمعِ احمدیت کے پروانے خدا کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے ارضِ مقدس قادیان میں جمع ہوئے اور ایک دفعہ پھر انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ زندہ خدا، زندہ رسول اور زندہ کتاب پر ایمان رکھنے کے باعث خود بھی زندہ ہیں۔ مسیح پاک علیہ السلام کے ان ابراہیمی طیور نے جو سرزمینِ ہندوپاک کے مختلف آشیانوں میں آباد ہیں سرزمینِ قادیان میں آکر اُسے تین دن تک اپنے سجدوں، عبادات اور اذکارِ الٰہی سے معمور کیا۔ اور بیت الدعا۔ بیت الذکر۔ بیت الفکر۔ مسجد مبارک۔ مسجد اقصیٰ۔ بہشتی مقبرہ۔ وغیرہا مقاماتِ مقدسہ سے خوب خوب استفادہ کرتے رہے۔ اور حسبِ استطاعت علم وعرفان کی جھولیاں بھر کر مستفیض ہوتے رہے۔

اندرونِ ملک سے جلسہ کی خاطر مرکزِ سلسلہ میں دور دراز کا سفر کرنے والوں میں آندھرا پردیش۔ میسور سٹیٹ۔ جموں وکشمیر۔ پونچھ۔ کیرلہ۔ مدراس۔ یوپی۔ بہار۔ بنگال۔ اڑیسہ۔ دہلی کے علاقوں سے کافی تعداد میں احباب شریک ہوئے۔

اس سال پاکستان سے قریباً ۸۰ افراد پر مشتمل قافلہ محترم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب کی قیادت میں شریکِ جلسہ ہوا۔ اس قافلہ میں وہ مجاہدینِ احمدیت اور علم بردارانِ توحید بھی شامل تھے جنہیں بیرونی ممالک میں تثلیث و دہریت کے مراکز میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا پیغام پہنچانے کی سعادت حاصل ہوئی اور خدا تعالیٰ کی توحید اور رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پہنچانے کی خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ ان میں مولوی روشن دین صاحب (مسقط اور مشرقی افریقہ) مولوی چوہدری عبدالخالق صاحب (ایران ومغربی افریقہ) مولوی قاضی نعیم الدین صاحب (مشرقی افریقہ) مولوی رشید احمد صاحب سرور (مشرقی افریقہ) مولوی منیر احمد صاحب عارف (برما ومغربی افریقہ) مولوی نور الحق صاحب تنویر (مصر) مولوی بشیر احمد صاحب رفیق (لندن) اور حافظ قدرت اللہ صاحب (ہالینڈ) قابلِ ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں غانا اور عدن کے دُور دراز علاقوں سے بھی محض جلسہ سالانہ ربوہ وقادیان میں شرکت کرنے اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی خاطر مختلف صعوبتوں اور کثیر اخراجات کو برداشت کرتے ہوئے تشریف لائے۔

اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے الہام يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَيَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ کا اس سال پھر ایک دفعہ جلوہ دکھایا۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔

قافلہ پاکستان مورخہ ۵ صلح کی صبح ۸½ بجے کی ٹرین سے دارالامان پہنچا۔ ریلوے سٹیشن قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محلہ احمدیہ میں محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل کی زیرِ قیادت استقبال کیا گیا۔

جلسہ کا پروگرام

مورخہ ۶ صلح کو اس روحانی اجتماع کا پہلا اجلاس گیارہ بجے جلسہ گاہ میں زیرِ صدارت محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان شروع ہوا۔ مکرم قاری محمد عاشق صاحب کی تلاوتِ قرآنِ مجید کے بعد مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

کس قدر ظاہر ہے نُور اُس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

نہایت خوش الحانی سے سُنائی۔

اس کے بعد محترم حضرت صاحب صدر لوائے احمدیت لہرانے کے لئے اس جگہ تشریف لے گئے جہاں Flag Post تھا۔ تمام احبابِ کرام احتراماً کھڑے ہوگئے۔ حضرت مولوی صاحب کے جھنڈا لہراتے وقت تمام مجلس نے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

کی دعاؤں سے ماحول میں ایک ناقابلِ بیان روحانی کیفیت پیدا کی۔ جوں ہی احمدیت کا یہ باوقار لواء بلندیوں میں لہرانے لگا تمام فضا نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت رسولِ عربیؐ زندہ باد۔ حضرت مسیح موعود کی جے۔ امیر المومنین زندہ باد کے نعروں سے گونجنے لگی۔

اس کے بعد محترم صاحب صدر سٹیج پر تشریف لائے۔ اور اپنی صدارتی تقریر شروع فرمائی۔

صدارتی تقریر

آپ نے فرمایا: آج ہم لوگ ایک دفعہ پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کے مولد ومسکن اور مرکز میں آجمع ہوئے ہیں۔ ہمارے آنے کا مقصد

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر وپبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

کسی دُنیاوی یا سیاسی یا کسی قسم کی معاشی منفعت و غرض و غایت نہیں ہے۔ دُنیا میں بیسیوں جلسے ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ لیکن یہ جلسہ جو محض دینی و رُوحانی اغراض کے پیشِ نظر منعقد کیا گیا ہے اپنے اندر ایک عظیم الشان خصوصیت رکھتا ہے۔ ہم محض اور محض امام الزمان اور مامور من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہاں آئے ہیں۔ یہ جلسہ شروع ہو کر ۷۶ سال ہو گئے ہیں اور انشاء اللہ العزیز یہ رُوحانی اجتماع قیامت تک منعقد ہوتا رہے گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فدائی اور شمعِ احمدیت کے پروانے اسی طرح اپنے محبوب مرکز میں جمع ہوتے رہیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ ان مقدس اور بابرکت ایّام سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔ یہاں پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیت الدعا ہے۔ یہ وہ خاص مقام ہے جہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں فرمایا کرتے تھے۔ حضرت اُمّ المومنینؓ کا دالان ہے۔ جو مہبطِ وحیٔ الٰہی ہے۔ اور بہت متبرک جگہ ہے۔ تقسیم ملک کے بعد دونوں مقاماتِ مقدسہ ہر ایک زائر کے لئے کھلے ہیں۔ وہاں پر ضرور جائیں اور دعائیں کریں اسی طرح مسجد مبارک اور مسجد اقصےٰ ہیں نیز بہشتی مقبرہ ہے جہاں پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مزار ہے اور آپ کے مقرب صحابہ کرامؓ مدفون ہیں۔ وہاں بھی جائیں اور دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں اپنے ان قیمتی اوقات کو معمور رکھیں۔

آخر میں محترم صدر صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُن دعاؤں کو پڑھ کر سنایا جو حضور اقدس نے جلسہ سالانہ میں آنے والوں کے حق میں فرمائی تھیں۔ اس کے بعد محترم صاحب صدر نے تمام سامعین کرام کے ساتھ ایک لمبی اور پُرسوز اور رقّت سے بھری اجتماعی دعا فرمائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ساری دُنیا میں اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بول بالا ہو۔ آمین۔

پیغام امام جماعت احمدیہ

اجتماعی دُعا کے بعد محترم میر داؤد احمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے اِس جلسہ سالانہ کے لئے خصوصیت سے روانہ فرمایا تھا۔ یہ رُوح پرور پیغام اسی اشاعت میں دُوسری جگہ شائع ہو رہا ہے۔

خدائی ہستی کا ثبوت

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری ایڈیٹر بدر و ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے تاریخ عالم کے مشہور واقعات کی روشنی میں خدا کی ہستی کے بارہ میں عام فہم مگر ناقابلِ تردید ثبوت پیش کئے۔ آپ نے بتایا کہ خدا کی ہستی پر ایمان اور یقین کے ساتھ ہی انسانیت کے جوہر کھلتے ہیں۔ اور اخلاقِ فاضلہ سے مزیّن ہو کر نوع انسان کے لئے امنِ عالم کے سامان ہوتے ہیں۔ آپ نے بعض گذشتہ انبیاء کے واقعات بیان کر کے بتایا کہ کس طرح بے کسی اور بے بسی کے عالم میں انہیں اپنے مخالفین اور دشمنوں پر نمایاں فتح اور غلبہ حاصل ہوا اگر کوئی خدا نہیں تو یہ کیسے ممکن ہو تا کہ ہر زمانہ میں رُوحانی جماعتیں ہی غالب آتی ہیں باوجودیکہ اُن کے دشمن اُن سے کہیں زیادہ طاقتور اور غالب ہوتے ہیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے امریکن سائنسدان کے مضمون سے ایسے اقتباس بھی سُنائے جس میں سائنسی مسلّمات کی بنا پر اس بات کا واقعاتی رنگ میں اعتراف کیا گیا تھا کہ کائناتِ عالم کا نظام خدا کی ہستی پر زبردست ثبوت ہے۔

تقریر کے آخر میں آپ نے بتایا کہ یہ صرف پُرانے زمانہ کی باتیں نہیں بلکہ خود ہمارے اِس زمانہ میں زندہ خدا کی قدرت کے کرشمے ظاہر ہوئے جبکہ مامورِ وقت مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسے معجزات و نشانات ملے جو آپ کی صداقت کے ساتھ ساتھ خدا کی ہستی پر بھی زبردست ثبوت ہے اس سلسلہ میں فاضل مقرر نے جماعتِ احمدیہ کی ترقی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض عظیم الشان پیشگوئیوں اور قبولیتِ دعا کی مثالیں تفصیلاً بیان کیں۔ یہ تقریر ایسی مدلل اور دلچسپ تھی کہ سامعین نے بڑی توجہ اور انہماک سے سُنی اور لطف اندوز ہوئے اور خصوصیت سے پسندیدگی کا اظہار کیا۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات بنی نوع انسان پر

اس اجلاس کی دُوسری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ انچارج صوبہ بنگال و اڑیسہ کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ انسان کو خدا تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا اور تمام عالمِ موجودات کو اس کے لئے مسخّر کر دیا۔ اور اسکی پیدائش کی غرض و غایت یہ بیان فرمائی کہ وہ خدا تعالےٰ کی ہستی کو دُنیا میں آشکار کرے اور اسکی صفات کا مظہر بنے۔ اس مقصدِ حیات کی طرف توجہ دلانے کیلئے خدا تعالیٰ نے سلسلہ نبوت کا اجراء فرمایا اس حقیقت کو فاضل مقرر نے قرآن کریم کی کئی آیات کی روشنی میں ثابت فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے سیّد ولدِ آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا ذکر فرمایا۔ اور آپ کی بعثت سے قبل دُنیا کی ضلالت کی حالت پر تفصیل روشنی ڈالنے کے بعد بعثتِ محمدیہ کے ذریعہ پیدا شدہ عظیم الشان رُوحانی انقلاب کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد آپ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن احسانات پر جو آپ نے بنی نوع انسان پر فرمائے نہایت دلنشین انداز میں روشنی ڈالی۔ جو یہ ہیں:-

(۱) انسان کو اس کے صحیح مقام کا پتہ بتا دیا کہ وہ خالق و مالک خدا کا جانشین ہے۔ وہ خلیفۃ اللہ ہے۔ (۲) رنگ و نسل اور قومیت کے تصور کو مٹا کر اخوّت کی سلک میں انسانوں کو منسلک کیا۔ (۳) آپ نے غلامی کی لعنت سے دنیا کو نجات دی۔ (۴) آپ نے عورتوں کی عزت و ناموس اور ان کا صحیح مقام دُنیا میں قائم فرمایا۔ (۵) آپ نے پیشوایانِ مذاہب کے احترام کو قائم فرمایا۔ آخر میں فاضل مقرر نے رسول کریمؐ کی عظیم الشان صفت رحمۃ للعالمین کے بارے میں نہایت اچھے پیرائے میں ذکر فرمایا۔

ملکی اتحاد و یکجہتی کیلئے جماعتِ احمدیہ کی مساعی

اِس موضوع پر محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ انچارج یو۔ پی و دہلی کی ہوئی۔ آپ نے ہندوستان میں اسلام کی آمد کی تاریخ اور ہندوستان پر اسلامی حکومت کا ذکر کرتے ہوئے اس زمانہ کے فضائے ہندوستان کے خوش کن اور محبت بھرے ماحول اور مذہبی رواداری کا ذکر فرمایا۔ اِس کے لئے مختلف حوالجات پیش فرمائے۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ متعصب اور بدنیّتی مؤرخوں نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان منافرت اور تعصب پیدا کرنے کے لئے غلط تاریخیں مرتب کیں۔ اسی پُرامن اور محبت بھری فضا کو مکدّر کرنے کے لئے ان مؤرخوں نے تعلیمی اداروں کو استعمال کیا۔ پہلے زمانہ میں ہند اور عرب کے درمیان گہرے تعلق اور مراسم تھے جن کو مغربی مؤرخوں نے بالکل ہضم کر لیا۔ غرض سیاسی و مذہبی رواداری کو مٹانے کیلئے انہوں نے بہت کوششیں کیں جن میں افسوس ہے کہ وہ بہت حد تک کامیاب بھی ہوئے۔

فاضل مقرر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور اس وقت کے حالات کو تفصیلاً بیان کرنے کے بعد دُنیا میں اور خاص طور پر ہندوستان میں مذہبی رواداری اور باہمی یکجہتی کو قائم کرنے کیلئے آپ نے جو کوششیں فرمائیں ان پر بتفصیل روشنی ڈالی۔ رسالہ پیغام صلح کی اشاعت۔ پیشوایانِ مذاہب کی سیرت و سوانح بیان کرنے کے لئے جلسوں کا انعقاد۔ مختلف کتب و لٹریچر کی اشاعت وغیرہ اُمور کے بارے میں فاضل مقرر نے مدلّل اور ٹھوس انداز میں روشنی ڈالی۔

یہ تقریر اس اجلاس کی آخری تقریر تھی ضروری اعلانات کے بعد بوقت ۲ بجے دوپہر پہلے دِن کا یہ پہلا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

پہلے دن کا شبینہ اجلاس

اس رُوحانی اور للّٰہی اجتماع کا پہلا شبینہ اجلاس مسجد اقصیٰ میں مورخہ ۲۶ صلح ۱۳۴۹ ہش ۸ بجے شب زیر صدارت جناب بابو تاج دین صاحب پراونشل امیر صوبہ کشمیر منعقد ہوا۔

محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج میسور سٹیٹ کی تلاوتِ قرآن مجید اور مکرم منیر الدین صاحب شمس کی نظم خوانی کے بعد آج کے اس جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

مرکزی تحریکات

محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ وکیل المال تحریک جدید قادیان نے مذکورہ عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کی ضرورت اور آپ کے پیدا فرمودہ رُوحانی انقلاب کے ذکر سے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری فرمودہ نظامِ وصیت اور اسکی برکات کا ذکر کیا جس میں آپ نے بہشتی مقبرے کے قیام اور نظامِ وصیت کے شرائط پر روشنی ڈالی۔ اس سلسلہ میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کے ایمان افروز کلاموں میں سے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی جاری فرمودہ تحریکات یعنی تحریکِ جدید اور تحریک وقفِ جدید کے بارے میں مؤثر رنگ میں بیان فرماتے ہوئے ان ہر دو الٰہی تحریکات کی عظیم الشان کامیابی کا ذکر فرمایا۔ اسی طرح آپ نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور تحریک وقفِ عارضی (وقفِ ایام) جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی جاری فرمودہ ہیں کی وضاحت کرتے ہوئے واقعات کی روشنی میں ان ہر دو تحریکات کی عظیم الشان کامیابی اور برکات کا ذکر فرمایا۔ آخر میں آپ نے ان تمام تحریکات پر پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور قربانیوں کے معیار کو زیادہ سے زیادہ بلند کرنے کی تلقین فرمائی۔

قبرِ مسیح کے متعلق نئے انکشافات

اِس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار محمد عمر کی مندرجہ بالا موضوع پر ہوئی۔ خاکسار نے بتایا کہ موجودہ عیسائیت کی بنیاد حضرت یسوع مسیح کی صلیبی موت پر ہے۔ اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے کئی حوالجات پیش کئے۔ اور بتایا کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ صلیب سے زندہ اُتار گئے تھے تو عیسائیت کی تمام عمارت ہی منہدم ہو جاتی ہے۔

خاکسار نے انجیل مقدس کے متعدد حوالوں سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ اسی طرح تاریخی شواہد اور واقعات کی روشنی میں حضرت یسوع کا ہندوستان۔ تبت۔ افغانستان میں سفر کرنا اور بالآخر کشمیر میں مدفون ہونا، ناقابلِ تردید دلائل سے ثابت کیا۔

علاوہ ازیں حال ہی میں اس بارے میں جو جدید انکشافات رُونما ہو رہے ہیں ان پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اور بتلایا کہ ہر جدید تحقیق اور انکشاف، کاسرِ صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور اسلام کی حقانیت کی تائید کرنے والا ہوتا ہے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد پہلے دن کا شبینہ اجلاس بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی سب جہانوں کا نور ہیں اور آپ ہی ساری دنیا کیلئے رحمت ہیں

آپ کی لائی ہوئی تعلیم ہی بھٹکی ہوئی انسانیت کو ہلاکت کی آگ سے بچا سکتی ہے

قادیان دارالامان میں منعقدہ جماعت احمدیہ کے ۷۷ ویں جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور پیغام جلسہ سالانہ قادیان (منعقدہ ۶-۷-۸ رجنوری ۱۹۶۹ء مطابق ۶-۷-۸ رصلح ۱۳۴۸ ہجری شمسی) کے موقعہ پر موصول ہوا تھا جسے جلسہ سالانہ کے پہلے روز حضرت میر داؤد احمد صاحب سلمہ اللہ نے پڑھ کر سنایا۔ — ایڈیٹر

میرے نہایت ہی عزیز اور محترم بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میری روح پگھل کر آستانۂ ربّ رحمٰن پر آپ کے لئے بہہ رہی ہے۔ اس دعا کے ساتھ کہ اس قادر و توانا کی رحمت کا سایہ ہمیشہ آپ پر رہے۔ ابدی حیات کی لازوال خوشیاں اور مسرتیں آپ کے نصیب میں ہوں۔ ہر امتحان کے وقت آسمانی فرشتے قوت و سہارا بنیں۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم نے اس حقیقت کو پایا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہی سب جہانوں کا نور ہیں ہر شے کا حسن آپؐ کے حسن کا ہی انعکاس ہے۔ اللہ نور السمٰوات والارض کا نور آپ ہی کے طفیل ہر شے تک پہونچا۔

اور آپ ہی ساری دنیا کے لئے رحمت ہیں جس نے اس عالم موجودات کو زوال سے بچایا ہوا ہے۔ آپ ہی کے طفیل اس عالم موجودات کی ہر شے نے ربّ رحمٰن کی قدرتوں کے جلوے دیکھے۔ اور انسان نے اپنے محبوب خالق کا پیار پایا اور اس کی بے پایاں رحمت سے حصہ لیا۔

نیز آپؐ (صلے اللہ علیہ وسلّم) ہی امن اور صلح اور سلامتی کے شاہنشاہ ہیں۔ آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم، ہدایت، اور شریعت ہی بھٹکی ہوئی انسانیت کو ہلاکت اور تباہی اور قہر الٰہی کی بھڑکتی ہوئی آگ سے واپس لوٹا کر ربّ مہربان کی پیار بھری نظروں کے ٹھنڈے سایہ میں لا سکتی ہے۔

ہمارا اس حقیقت پر علیٰ وجہ البصیرت قائم ہونا ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم بھی بنی نوعِ انسان کے لئے رحمت بنیں کسی کو دُکھ نہ پہنچائیں۔ ہر ایک کے ہمدرد اور خیر خواہ ہوں۔ مظلوم کی حمایت پر کمربستہ رہیں۔ پیار اور محبّت سے نیکی کی تعلیم دیتے رہیں اور محمّد (صلے اللہ علیہ وسلّم) کے حُسن اور آپ کے احسان کے جلوے دنیا پر ظاہر کرتے رہیں۔ دُنیا کو سُکھ پہنچانے کے لئے ہر دکھ سہنے کو ہمہ وقت تیّار رہیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔

درویشانِ قادیان! آپ مسیح محمدی کی پاک بستی میں محبّت کی شمع روشن کئے بیٹھے ہیں۔ محبّت کی یہ گرمی کم نہ ہونے پائے۔ اُکتا نہ جائیں۔ تھکیں نہ۔ مایوس نہ ہوں۔ تا وقتیکہ انجام بخیر ہو۔ اللہ آپ کا حافظ۔ اللہ آپ کا ناصر۔ اس کی رحمت اس کی نصرت ہمیشہ شاملِ حال رہے۔

ملکِ ہند میں بسنے والے سب احمدی بھائیو! نوعِ انسان کی نجات اسلام میں ہے۔ اسلام سراپا محبت ہے۔ اسلام محافظِ عزّت و ناموسِ انسانی ہے۔ اسلام پاسبانِ حقوقِ انسانی ہے۔ اسلام سلامتی کی راہیں اور امن صُلح اور آشتی کی دُنیا ہے۔ امن، صُلح اور آشتی کے اس پیغام کو گھر گھر پہنچائیں۔ اللہ آپ کو ہمت دے۔ سب کو ہی پیار و محبّت کے اس پیغام کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے

میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے۔

فقط خاکسار مرزا ناصر احمد۔ خلیفۃ المسیح الثالث

ذکرِ حبیب

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک کی چند یادیں اور تاثرات

رقم فرمودہ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی کا یہ قیمتی مضمون انصار اللہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ اخاء (اکتوبر) ۱۳۴۷ہجری شمسی میں پڑھا گیا

> حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی ذات کے لئے کبھی جوش نہیں آتا تھا۔ بے قرار ہو اٹھتے تھے تو بس صرف اپنے اللہ تعالیٰ کے لئے اور رسولِ اکرمؐ کی ذاتِ اقدس پر حملہ دیکھ کر!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد وّ علیٰ آلِ محمّد
و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

حضرت مسیح موعودؑ کے ہمراہ چند سفر جو میں نے کئے ان کی یاد کا اکثر حصہ اور تاثرات میرے ذہن میں محفوظ ہیں۔ لاہور کے پہلے سفر (یعنی اس آخری سفر سے پہلے کے) اور دوسرے سفر دہلی، سیالکوٹ، امرتسر کے سفر۔ جن میں شور و شر بھی سُنا مخالفت کا زور شور بھی کانوں میں پڑتا رہا۔ مگر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمیشہ مطمئن اور بشاش ہی پایا۔ دہلی میں ہمارے مکان کی پشت کی جانب جو کھڑکیاں کھلتیں زنانہ کمروں کی جانب، ان کے ساتھ لگ کر سکھلائے پڑھائے آوارہ گرد لڑکے گندی گالیاں بکتے۔ اور پیشاب کرتے تھے جو جھریوں اور سوراخوں سے اندر بھی آجاتا۔ غرض اندر بیٹھے بھی ہم لوگوں کو محسوس ہوتا تھا کہ ایک آگ مخالفت کی بھڑک اٹھی ہے مگر آپ بالکل دنیا والوں سے بے پرواہ اپنے کاموں میں مشغول رہتے اور کوئی اثر غصہ وغیرہ کا آپؑ پر کبھی ظاہر نہیں ہوتا تھا۔ غیر احمدی عزیز خواتین آتی تھیں۔ ان کی خاطر مدارات بھی ہوتی تھی۔ مرزا حیرت جو ان ایام میں مخالفت میں پیش پیش تھے ان کی والدہ حضرت نانی اماں صاحبہ کی عزیز تھیں۔ وہ ملنے آئیں۔ ان کو اس سے غرض نہ تھی کہ بیٹا کیا کہہ رہا ہے۔ وہ اپنا عزیزدارانہ سلوک پیار محبت کا نبھائے چلی جا رہی تھیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی حضرت اماں جان کو عزیزوں سے ملنے پر کسی مرد عزیز کی شرارت اور دشمنی کی وجہ سے نہیں روکا تھا۔ اگر کوئی عزت و محبت سے ملتا آپؑ بھی اسی طرح عزت اور خاطر داری کا سلوک فرماتے

غرض مخالفت اور گالی گلوچ کا اثر میں نے کبھی آپؑ پر نہیں دیکھا۔ جیسے آپؑ کو قطعی پرواہ نہیں اور ظاہر تھا کہ گویا آپؑ کا دل تو یہی ہے کہ "تم اپنا کام کئے جاؤ ہم اپنا کام کئے جائیں گے" آپؑ کو اپنی ذات کے لئے کبھی جوش نہیں آتا تھا۔ بے قرار ہو اٹھتے تھے تو بس صرف اپنے اللہ تعالیٰ کے لئے اور رسولِ کریمؐ کی ذاتِ اقدس پر حملہ دیکھ کر۔ گالیوں کے خطوط نہایت ناپاک آتے اور ان کو دیکھ کر ایک الگ صندوق رکھا تھا اس میں پھینک دیتے۔ لاہور کے ٹاہلی کے درخت پر ایک مزدور گویا محض گالیاں دینے کو جاہل مخالفین نے متعین کیا ہوا تھا۔ ہر وقت اس کی بکواس گو سنتی مگر میں نے کبھی حضرت اقدس کی پیشانی پر بل نہیں دیکھا کہا تو یہی کہا کوئی پانی ہی پلا دے۔ اس کا تو گلا بھی پھٹ جائے گا۔

ہم نے ہر سفر میں مخالفت کا چرچا سُنا۔ مگر آپ جب باہر سے تشریف لاتے لوگوں سے مل کر یا تقریر کے بعد، بلکہ ہمیشہ ہی آپؑ کا روئے مبارک اطمینانِ قلب اور روحانی مسرّت کے نور سے چمکتا ہی رہتا تھا۔ کافی باتیں رفتہ رفتہ یاد آجاتی ہیں جزواً چھوٹی چھوٹی ہوں مگر ہر تفصیل پر جذباتِ دل سے مجبور ہو کر مختصراً پیش کرنا مشکل ہو جاتا ہے ـــــ تو اختصار ہی کیا ہے ـــــ میری یاد میں پہلا سفر جو بہت اچھی طرح یاد ہے، گورداسپور کا تھا۔ مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں آپؑ بار بار گورداسپور جاتے تھے۔ حضرت اماں جان (ام المومنین علیہا السلام) کی زچگی ہونے والی تھی یا شاید ہو چکی تھی ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم کی پیدائش کا ذکر ہے آپ گئے ہوتے تو حضرت ام المومنین رضہ بہت اداس ہوتی تھیں۔ میں نے آپؑ کی جدائی میں ان کو اکثر چھپکے چھپکے آنسو بہاتے اور کوئی شعر پڑھتے سنا ہے۔ مگر جب آپ تشریف لاتے ہشاش بشاش ہوتے۔ مقدمہ کا کوئی فکر آپؑ پر نہیں معلوم ہوتا تھا، نہ تھا ہی پھر آپؑ ہم کو لے گئے۔ گورداسپور میں ایک وسیع مکان لیا گیا تھا، دو منزلہ، اس میں سب کا قیام تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اوپر کی منزل پر ہی رہتے تھے۔ اور لوگوں کو تو مقدمہ لمبا ہونے وغیرہ کا فکر ہوگا ہی مگر مجھے خوب یاد ہے کہ کبھی آپ کو متفکر نہیں دیکھا۔ آپؑ کا چہرہ اسی طرح پُرنور اور شاداب رہتا تھا۔ ہاں قادیان کو ضرور یاد کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اب جلد قادیان جانے کو دل چاہتا ہے۔ میں آپؑ کے گھر میں ہوتے وقت اکثر آپؑ کے قریب رہی ہوں۔ ایک دن آپؑ ٹہل رہے تھے اور ساتھ حضرت اماں جان بھی۔ میں بھی ساتھ ہی پھرنے لگی۔ اس روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اودھ کے (معزول) بادشاہ (یا کسی اور لکھنوی شاعر) نے لکھنؤ کے فراق میں یہ شعر کہا تھا ؎

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے لکھنؤ

مگر ہم تو قادیان کی یاد میں اب اس کو یوں پڑھتے ہیں ؎

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

مجھے اسی وقت سے یہ شعر یاد رہا ہے اس شعر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضہ نے سفرِ انگلینڈ میں اپنی نظم "فراقِ قادیان" میں شامل فرمایا ہے۔

یاد رہے کہ یہ شعر واجد علی شاہ شاہِ اودھ یا کسی اور لکھنوی شاعر کا ہے مگر حضرت مسیح موعود عم نے قادیان کی یاد میں اس کو "قادیان" لگا کر، مگر اس کی اصل بتا کر پڑھا تھا۔ کوئی اعتراض کرے کبھی تو آپ لوگ یہ جواب اور یہ شہادت یاد رکھیں

غرض کوئی اداسی کا ماحول گورداسپور میں ہمارے گھر میں نہ تھا۔ اسی طرح اوقاتِ فرصت میں ہم لوگوں سے بات کرتے۔ سیر کو بھجواتے۔

میں سوچتی ہوں کوئی دنیوی باعزت شخصیت ہو جس کا رشتہ روحانی اللہ تعالیٰ سے اس رنگ کا اور اس قدر پختہ نہ ہو تو اس کا مقدمہ وغیرہ کسی اور پہلو سے بھی گھبرا جانا ضرور ہے کہ دیکھیں کیا ہو کیا نہ ہو وغیرہ مگر وہاں تو مقصود ہی اللہ تعالیٰ کی ذات تھی۔ اور محبوب بھی۔ اور دل کا سہارا، دلی رفیق بھی وہی۔ پھر کوئی خطرہ کس کو یاد رہتا۔ فتح بھی چاہتے تھے تو صرف اس کے نام کی خاطر جس کا ہاتھ اپنے مولیٰ کے ہاتھ میں ہو اس کو دنیا کبھی نہیں ڈرا سکتی۔ یہ امر ایسے ہی وجودوں کو دیکھ کر ظاہر اور ثابت ہو جاتا ہے۔

ایک چھوٹی سی بات لطیفہ ہی سمجھیں یاد آگئی ہے وہ بھی سن لیں۔ ہمشیرہ امۃ الحفیظ کے لئے ایک کھلائی کا آپ نے کسی احمدی بھائی کو لکھ کر انتظام کروایا تھا۔ پنڈی سے کسی بھائی نے ایک بہت صاف ستھری ہوشیار عورت کو بھجوایا تھا وہ بھی ساتھ تھیں۔ بہت معتبر سی معلوم ہوتی تھیں۔ وفا بیگم نام تھا۔ وعدہ لیا گیا تھا کہ بچی کو چھوڑ کر نہیں جانا ہوگا اور جب تک ہوشیار نہ ہو جائے اس کو پالنا ہوگا۔ وفا بیگم نے بڑے وثوق سے عہد کئے تھے۔ کہ ہرگز چھوڑ کر نہیں جاؤں گی وغیرہ۔ کام بھی اچھا کرتی تھیں۔ مگر ایک روز صبح دیکھا گیا کہ وفا بیگم چپکے سے رات کو لڑکی کو چھوڑ کر غائب ہو گئیں۔ جب یہ خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اوپر پہنچائی گئی تو آپؑ نے فی البدیہہ فرمایا ؎

عجب بے رنگ دنیا کا وفا نے بیوفائی کی
بہت وعدے کئے اس نے پر آخر میں برائی کی

آپؑ کا یہ شعر کہنا مجھے برابر یاد رہا ہے

والسلام

مبارکہ

اظہارِ تشکر

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور بزرگان و درویشان کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے مجھے بی ایس سی کے امتحان میں کامیابی بخشی ہے۔ اور مجھے ملازمت بھی مل گئی ہے۔ الحمد للہ

میں تمام بزرگان و درویشان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری آئندہ کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے

خاکسار سید حفیظ احمد ٹیچر
گورنمنٹ ہائی سکول کورا پٹ اڑیسہ

رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان بقیہ صفحہ نمبر ۲

دوسرے دن کا پہلا جلسہ

مورخہ ۲۸ ماہ صلح ۱۳۴۷ ہش بروز منگل صبح ۱۰ بجے دوسرے دن کا پہلا اجلاس مکرم پروفیسر بشیر احمد خاں صاحب کی زیر صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تلاوت اور مکرم حافظ عبدالرحمٰن صاحب کی نظم کے بعد شروع ہوا

جماعتِ احمدیہ غیروں کی نظر میں

پہلی تقریر اس عنوان پر مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ صوبہ بہار کی ہوئی۔ آپ نے فرمایا جماعتِ احمدیہ ایک مذہبی و روحانی جماعت ہے۔ ہر روحانی جماعت جو دنیا میں قائم ہوئی ہے اس کے دو ہی اہم مقصد ہوا کرتے ہیں (۱) خدا تعالےٰ کے ساتھ حقیقی محبت (۲) بنی نوع انسان سے ہمدردی ان اہم مقاصد کی تکمیل کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مساعی کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد اس میں آپ کی کامیابی اور ایک فعال جماعت کے قیام کو واضح فرمایا

اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی اس عالمگیر جماعت کے کارہائے نمایاں کو واضح کرنے والے چند حوالہ جات پڑھ کر سنائے جن کا اظہار غیروں نے کیا تھا۔ اس طرح فاضل مقرر نے الفضل ما شہدت بہ الاعداء کی زندہ تصویر سامعین کے سامنے پیش کی۔

حضرت گورو نانک جی کی نگاہ میں اسلام کا بلند مقام

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم گیانی عبداللطیف صاحب کی پنجابی زبان میں مندرجہ بالا عنوان پر ہوئی۔ آپ نے سب سے پہلے حضرت گورو نانک جی مہاراج کی سیرت و سوانح پر روشنی ڈالنے کے بعد مختلف مذاہب پر نانک جی مہاراج کی تحقیقات کا ذکر فرمایا۔ ان تمام تحقیقات میں آپ کو اسلام کی شان اور اس کا بلند مقام نظر آیا۔ جس کا اظہار گورو صاحب نے مختلف مواقع پر فرمایا تھا۔ مکرم گیانی صاحب نے گرنتھ صاحب اور دیگر سکھ کتب میں سے کئی حوالے پیش کرتے ہوئے حضرت گورو جی کی نگاہ میں اسلام کے بلند مقام کو واضح فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

اس اجلاس کی آخری تقریر برادرم مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی

آپ نے سب سے پہلے لفظ پیشگوئی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ پیشگوئی دراصل قبل از وقت امورِ غیبیہ کے انکشاف کا نام ہے اور اس کے دو پہلو ہیں۔ بعض پیشگوئیاں اپنے اندر بشارتیں اور خوشخبریاں رکھتی ہیں اور بعض اپنے اندر انذار کا پہلو رکھتی ہیں۔ فاضل مقرر نے آیتِ قرآنیہ عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا۔ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ کی تشریح کرتے ہوئے اس آیت کی رُو سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو واضح فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں میں سے طاعون، زلازل، عالمگیر جنگیں، زارِ روس کا انجام، جنگِ روس اور جاپان، تقسیمِ بنگال، اپنی کامیابی اور دشمنوں کی ناکامی، جماعتِ احمدیہ کی ترقی اور پیشگوئی مصلح موعود کے بارہ میں اجمالاً اور مدلل تقریر فرمائی۔ اس آخری تقریر اور بعض ضروری اعلانات کے بعد صاحبِ صدر نے جلسہ کی برخاستگی کا اعلان فرمایا۔

شبینہ اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کے دوسرے شبینہ اجلاس کا آغاز مسجد اقصیٰ میں زیرِ صدارت محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعتِ احمدیہ یادگیر (میسور سٹیٹ) ہوا۔

مکرم حافظ بلال احمد صاحب کلکتہ کی تلاوتِ قرآن مجید اور مکرم منصور احمد صاحب کی نظم کے بعد سب سے پہلی تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے فرمائی۔

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آپ نے سب سے پہلے سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا یہ شعر پڑھ کر سنایا ؎

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کنند وقت خوشترم

پھر فرمایا ہم احمدیوں کے ایمان کے رُو سے حضرت مرزا غلام احمد القادیانی علیہ السلام، مسیح موعود، مہدی مسعود اور موعود اقوام عالم اور مامور من اللہ ہیں۔ خدا کے ماموروں پر وحی والہام کا سلسلہ جاری ہوتا ہے۔ قربِ الٰہی انہیں حاصل ہوتا ہے۔ لیکن عوام الناس کو وحی والہام کا نزول نظر نہیں آ سکتا۔ عوام کے سامنے تو ان کی پاکیزہ سیرت اور اخلاقِ فاضلہ ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل کے طور پر خدا تعالےٰ بھی اس حقیقت کا اظہار کر رہا ہے چنانچہ فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم خلقِ عظیم پر فائز ہیں۔ فاضل مقرر نے اس سلسلہ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شہادتیں پیش کرتے ہوئے رسولِ کریم صلعم کے اخلاقِ فاضلہ کو بیان فرمایا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو بھی ہمیں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے خلقِ عظیم کا پتہ لگ جاتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جب کہ آپ خود حضرت معلمِ اخلاقِ فاضلہ صلعم کے غلام اور شاگرد تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح محمدی کو خدا تعالیٰ بھی الہاماً فرماتا ہے کہ كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔ اسی طرح آپؑ فرماتے ہیں ؎

مصطفےٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

آپ کی نورانی کشش اور پُر رونق چہرہ مبارک آپ کی سیرت، صداقت اور آپ کے اخلاقِ فاضلہ کی آئینہ دار ہے۔ آپ کی سیرت کا روشن پہلو آپ کی روحانی کشش ہے۔

فاضل مقرر نے اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر روشنی ڈالنے والے کئی ایمان افروز اور وجد آفرین واقعات پیش کرتے ہوئے سامعین کے ایمان میں ازدیاد اور جلا بخشی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات

اس شبینہ اجلاس کی آخری تقریر استاذی المحترم مولانا محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری ایڈیٹر بدر و ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے فرمایا:-

دنیا میں عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے خدا تعالےٰ اپنے انبیاء و مرسلین کو مبعوث فرماتا ہے چونکہ وہ عمرِ طبعی لیکر اس جہان میں آتے ہیں اس لئے ان کی وفات کے بعد ان کے مشن کو جاری رکھنے اور ان کے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے خدا تعالےٰ ان کے نائبین اور خلفاء کو کھڑا کر دیتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد کل جماعت نے خلافتِ حقہ پر اتفاق کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا روشن زمانہ گزرا جس میں قیامِ خلافت کے بعد استحکامِ خلافت عمل میں آیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ساری دنیا میں اسلام و احمدیت کی تبلیغ و اشاعت کے جامع منصوبے تیار فرمائے اور عمل کے لئے وسیع میدان دکھایا۔ جب آپ کی وفات ہوئی تو اللہ تعالےٰ نے خلافتِ ثالثہ کو جماعت کے لئے کھڑا کیا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بھی جماعت کی ترقی و سربلندی اور روحانی غلبہ کے لئے ایسی سکیمیں القاء کیں جو آپ نے جماعت کے سامنے رکھیں۔ فاضل مقرر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی گیارہ تحریکات کا نمبروار مختصر طور پر تعارف پیش کر کے احبابِ جماعت کو ان میں زیادہ توجہ اور مستعدی کے ساتھ حصہ لینے کی موثر طریق پر تلقین کی۔ یعنی فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ۔ قرآن کریم پڑھنے پڑھانے۔ وقفِ عارضی۔ اطعمو الجائع۔ تحریکِ جدید کے دفتر سوم کا اجراء۔ احمدی بچوں کو وقفِ جدید میں حصہ لینے کی تحریک۔ بد رسوم کے خلاف جہاد۔ تسبیح و تحمید، درود شریف پڑھنے اور استغفار کرنے کی تحریک۔ آفاتِ سماوی و ارضی سے محفوظ رہنے کی دعا کا التزام۔ حضور ایدہ اللہ اور جماعت کے لئے دعا کرتے رہنے کی تحریک۔

محترم مولانا صاحب کی اس تقریر سے قبل کشمیر کے ایک پرجوش شاعر مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے "اے احمدی!" کے زیرِ عنوان اپنی پرجوش نظم سنا کر مجلس کو گرمایا

تیسرے دن کا پہلا اجلاس

اس مقدس جلسہ کی تیسری نشست کا پہلا اجلاس زیرِ صدارت محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد، مکرم قاری محمد عاشق صاحب کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر کی نظم کے بعد شروع ہوا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کی بہتری کیلئے کیا کیا

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب فاضل کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے مامورین من اللہ کے فرائض جو قرآن کریم میں مذکور ہیں بیان کرنے کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارہائے نمایاں کا ذکر کیا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بحیثیت موعود اقوامِ عالم دنیا میں چھائی ہوئی مایوسی کی فضاء کو ختم کر دیا اور دنیا کی نجات کے لئے امید کا پیغام لے کر آئے اور ان پراگندہ اور پریشان اقوام و مذاہب کو ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع فرمایا۔ ایک زندہ خدا کا تصور دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے اس سے مخلوق کا تعلق جوڑ دیا۔ اتحاد بین الاقوام اور قومی یکجہتی کیلئے تجاویز اور لائحہ عمل مرتب فرما کر دنیا میں امن زمانی کے قیام کی بنا ڈالی۔ مباحثات و مناظرات کے رائج طریقہ کو بدل کر تحقیقِ حق کے لئے راہ ہموار فرمائی۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے آپ نے بیحد کوششیں فرمائیں۔ اور اس کے لئے تجاویز ان ہر دو قوموں کے آگے رکھیں۔ حکومت اور

رعایا کے باہمی امن پسندانہ تعلقات کی تعلیم دی۔ دنیا کو آنے والے عذابوں سے باخبر کیا۔ آزادیٔ ضمیر و مذہب کی تائید فرمائی۔ فاضل مقرر نے ان تمام امور پر سیر حاصل بحث دلنشین انداز میں فرمائی۔

دوسری تقریر مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں بیان فرمایا کہ بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ جلد عروج پکڑے گی

جماعتِ احمدیہ کی عالمگیر وسعت اور استحکام

آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے زمانہ۔ آپ کی بعثت اور جماعت کی ابتدائی حالت کا نقشہ کھینچنے کے بعد جماعت احمدیہ کی موجودہ عالمگیر وسعت و حیثیت کا تذکرہ بیرون کے مختلف اخبارات کے حوالوں سے بیان فرمایا۔

جماعت احمدیہ کے نفوس اور اموال کا جائزہ ۱۸۹۲ء اور ۱۹۶۹ء کے درمیانی عرصہ کا لیتے ہوئے آپ نے جماعت کی عظیم الشان ترقی اور وسعت کا ذکر فرمایا۔ اور اکنافِ عالم میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ انجام پانے والے تبلیغی کارناموں کا تفصیلی جائزہ لیا۔

آخر میں آپ نے بتایا کہ احمدیت کے ذریعہ عنقریب ایسا عظیم انقلاب پیدا ہونے والا ہے کہ دنیا کی گویا کایا پلٹ جائے گی۔ ایک نئی زمین ہوگی اور ایک نیا آسمان۔ اور یہ عالمگیر انقلاب روحانی طور پر ہی وجود میں آئے گا اسلام اور احمدیت کی آخری کامیابی اور غلبہ کے متعلق ایک لمحہ کے لئے بھی کوئی احمدی شبہ نہیں کر سکتا۔ لاریب حق وہی ہے جو خدا کے مسیح نے فرمایا ہے کہ

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام

اس موضوع پر محترم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل مبلغ ہالینڈ نے تقریر فرمائی۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے یورپ میں ۱۷ سال کا طویل عرصہ تبلیغ اسلام کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یورپ کی تہذیب اور تمدن میں اور مسموم فضا میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کا ظہور ایک معجزہ سے کم نہیں ہے۔ اسلام کے بارے میں مغربی اقوام اپنے اندر تعصب اور نفرت کے پہاڑ اپنے پہلو میں لئے ہوئے تھیں۔ اسلام اور نبی کریم صلعم کو بدنام کرنے کے لئے مغربی مصنفین اور مستشرقین کی غلط بیانیاں اور افترا پردازیاں جماعت احمدیہ کے مبلغین کے ذریعہ دور ہو رہی ہیں۔ اور ان کے اس مخالفانہ رویہ میں اچانک تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ اس مجاہد اسلام نے جماعت احمدیہ کے عظیم القدر کارہائے نمایاں کے بارے میں اخبارات کے حوالجات اور مفکرین کے آراء پڑھ کر سنائے۔ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان کامیابی کا ذکر فرماتے ہوئے بتایا کہ حضور کے اس سفر نے سالوں کے کام کو دنوں میں طے کر دیا ہے۔

آپ نے بتایا کہ ہالینڈ میں مشن کا قیام ۱۹۴۷ء میں ہوا۔ اس وقت مقامی اخباروں نے اس کو ایشیاء کی بیداری سے تعبیر کیا۔ اور لکھا کہ یورپ کے لئے ایشیا کی بیداری بالکل غیر متوقع ہے۔ پہلے عیسائی منّاد مغرب سے مشرق کی طرف جایا کرتے تھے لیکن اب جماعت احمدیہ کے ذریعہ مبلغین مشرق سے مغرب کی طرف بڑھ رہے ہیں

آپ نے ہالینڈ مشن کی کارروائیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے قرآن کریم کا ڈچ زبان میں ترجمہ، مسجد احمدیہ کا قیام اور دیگر تبلیغی امور پر روشنی ڈالی۔ جب ہالینڈ میں ہماری مسجد کے قیام کا ذکر اخبارات میں آیا تو بعضوں نے مسجد کی بہت بڑی تصویر شائع کرتے ہوئے لکھا کہ یہ مسجد قاہرہ، طہران یا کراچی میں نہیں بلکہ ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ قائم شدہ ہے

اسلام کے بارہ میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی کا تفصیل سے ذکر کر کے ان کے خوش کن نتائج مختلف اخبارات کے حوالہ سے محترم حافظ صاحب نے بتائے۔

احمدیہ مسجد ہالینڈ میں زیارت کرنے والی معزز شخصیتوں کا ذکر فرماتے ہوئے آپ نے پرنس فیصل۔ ملیشیا کے وزیر اعظم تنکو عبد الرحمٰن اور نائیجیریا کے وزیر اعظم کی آمد کے بارہ میں خصوصیت سے ذکر کیا۔

آپ نے بتایا کہ ہماری مسجد اور سرگرمیوں کو دیکھ کر پرنس فیصل اتنے متاثر ہوئے کہ اپنے دارالسلطنت پہنچتے ہی ہمارے مشن کی لائبریری کے لئے بیسیوں کتب بذریعہ ہوائی جہاز روانہ فرمائیں۔ آخر میں آپ نے احمدی نوجوانوں اور نو مبائعین کے خلوص اور محبت کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

لنڈن مشن کے حالات

اس اجلاس کی آخری تقریر امام مسجد لنڈن مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ اس مشن کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی یعنی ۱۹۰۱ء میں احمدیت کی آواز پہنچی۔ اس زمانہ میں لنڈن میں ایک پادری مسٹر پگٹ نے دعوائے الوہیت کیا تھا۔ اس کا علم جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوا تو آپ نے اپنے دعوائے مسیحیت پر مشتمل ایک خط اس کو لکھا۔ اور اپنے مقابل پر آنے کا چیلنج دیا اس وقت وہاں کے مقامی اخبار سنڈے سرکل نے مورخہ ۱۴ر فروری ۱۹۰۲ء کی اشاعت میں حضرت اقدس کی تصویر کے ساتھ اس خط اور چیلنج کو شائع کیا۔ اس طرح وہاں پر ۱۹۰۲ء میں لاکھوں افراد تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا۔ ۱۹۱۳ء میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور آپ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی صحابہ کرام بطور مبلغ وہاں جاتے رہے۔

فاضل مقرر نے انگلستان میں ابتدائی زمانوں میں پیش آمدہ کٹھن مراحل کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس وقت دنیا کی اکثریت پر مغربی حکومت کا غلبہ تھا۔ اور یہ مقولہ عام تھا کہ انگریزی حکومت پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ عیسائیت کو چھوڑ کر کسی اور مذہب کو اختیار کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

نیز اسلام اور بانی اسلام کے بارے میں وہ مختلف قسم کی غلط فہمیوں کے شکار تھے۔ لیکن چالیس سال کی مسلسل اور پیہم کوششوں اور کاوشوں کے نتیجہ میں اب بفضلہ تعالیٰ فضا ہی بدل گئی ہے۔ اب عام طور پر وہاں عیسائیت سے بیزاری کی رو چل پڑی ہے

آپ نے کہا میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ انگلستان میں اب کسر صلیب ہو چکی ہے۔ بڑے بڑے نامور پادری بھی تثلیث کے غلط عقیدے سے رجوع کر رہے ہیں اور برملا اظہار کر رہے ہیں کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ آپ انسان تھے۔ خدا یا خدا کے ساتھ شریک نہ تھے۔ نیز عوام اب حضرت مسیح کے جسمانی رفع کے بھی منکر ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد فاضل مقرر نے وہاں کے نو مبائعین اور مقامی احمدیوں کے کئی ایمان افروز واقعات سنائے جنہیں سامعین پرنم آنکھوں اور شکر سے لبریز دلوں کے ساتھ سنتے رہے۔ آخر میں آپ نے لنڈن مشن کے ذریعہ قائم شدہ تبلیغی ایام کی تفصیل اور اس کی عظیم الشان کامیابی کا ذکر فرمایا اور ایک "یوم تبلیغ" کے متعلق رپورٹ جو وہاں کے [illegible] اخبارات نے نمایاں رنگ میں شائع کی ہے اس کا ذکر فرمایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انگلستان کے تثلیث کدہ میں توحید خالص کی آواز کو بلند تر کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔ اور اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے راہ ہموار فرمائے۔

شکریہ

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ و افسر جلسہ سالانہ نے شکریہ کے فرائض انجام دئے۔ آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریک پر اور آپ کی دعاؤں کے مورد بننے کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ دوستوں کو جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے جماعت احمدیہ کے اس دائمی مرکز میں آنے کی توفیق بخشی ہے۔ خدا کی دی ہوئی توفیق سے مختلف جہات اور علاقوں سے احباب یہاں تشریف لائے۔ اور جلسہ سالانہ کی تقریروں کو سماعت فرمایا۔ یہ دن کے اجلاسوں کا تیسرا جلسہ ہے۔ اور آج رات شبینہ اجلاس کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہو جائے گی۔ اس موقعہ پر اس لحاظ سے کہ احباب جماعت کے علاوہ ہمارے غیر مسلم بھائی بھی شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں میں بحیثیت افسر جلسہ سالانہ، اور اس وجہ سے کہ میری طرف سے ہی آپ لوگوں کی طرف دعوت نامے بھجوائے گئے تھے آپ تمام دوستوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مختلف مقررین کی تقریروں کو سن کر سب سے واضح چیز جو ہر کوئی محسوس کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کوئی سیاسی جماعت نہیں۔ بلکہ ایک روحانی اور دینی جماعت ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس سلسلہ کی بنیاد رکھی ہے وہ خالصتہً مذہبی ہے۔ وہ پیغام جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اسی کو از سر نو دنیا میں پھیلانے کے لئے آپ تشریف لائے تھے۔ اس پیغام پر چل کر ہی دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔ اس وسیع دنیا میں آج بہت تھوڑے ہیں جو مذہبی باتیں سننے کے لئے وقت دیتے ہیں اس لحاظ سے آپ لوگوں کا یہاں آنا ہمارے جلسہ کی رونق بڑھانے کا موجب بنا۔ میں آپ تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں

اس کے بعد میں حکام وقت کا شکریہ ادا کرنا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ مرکزی حکومت، صوبائی حکومت اور ضلع کے افسران اور پولیس کے تمام عہدیداران اور لوکل چرچ کے انچارج ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں کہ ان سب کے تعاون سے ہمارے انتظامات میں سہولت رہی۔

اس کے بعد یہ اجلاس اپنے وقت پر ختم ہوا

آخری شبینہ اجلاس

اس مبارک و مقدس اجتماع کا آخری اجلاس مسجد اقصیٰ میں بتاریخ ۸ر ماہ صلح کو ۸ بجے شب زیر صدارت حضرت میر داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشان ربوہ منعقد ہوا

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا

ذکر حبیبؑ

اس موضوع پر حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی جماعت احمدیہ قادیان نے ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت قادیان میں کوئی بھی ایسے قابل قدر صحابہ موجود نہیں رہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قرب دیرینہ عرصہ تک حاصل کیا ہو

میرے ماموں حضرت حافظ حامد علی صاحب رضؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیرینہ خدمت و صحبت کا شرف حاصل تھا

(باقی صفحہ ۔۔۔ پر)

مالی سال کی آخری سہ ماہی
اور
احباب جماعت کا فرض

موجودہ مالی سال کے نو ماہ گذر رہے ہیں۔ اور آخری سہ ماہی عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ جملہ سیکرٹریان مال کی خدمت میں آٹھ ماہ کے نسبتی بجٹ وصولی اور بقایا کی پوزیشن کے متعلق ذاتی چٹھیاں بھجواتے ہوئے انہیں وصولی کے کام کو بہتر بنانے کے لئے نظارت ہذا کی طرف سے توجہ دلائی جا چکی ہے۔ متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے ابتدائی آٹھ ماہ کی وصولی پچاس فیصدی سے بھی کم ہوئی ہے۔ اور بعض ایسی جماعتیں بھی ہیں جن کی وصولی اور بھی کم ہوئی ہے۔

لازمی چندہ جات کی بر وقت ادائیگی سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے بعض تاکیدی ارشادات دوستوں کی توجہ کے لئے درج ذیل ہیں:۔

"مَیں ایسے چندے کا قائل نہیں کہ وعدہ لکھوا دیا اور پھر خط وکتابت ہو رہی ہے۔ یاد دہانی کرائی جا رہی ہے۔ اخباروں میں اعلانات ہو رہے ہیں۔ اور وعدہ کرنے والا پھر بھی خاموش بیٹھا ہے۔"

نیز فرمایا:۔

"مَیں اُن دوستوں کو جن کے ذمہ بقایا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں۔ وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے۔"

حضورؓ کے ارشادات اور مرکز کی ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے اپنے وعدۂ بیعت کو مستحضر رکھتے ہوئے اپنے مالی قربانی کے معیار کو بلند کرے اور اپنی ذاتی اور خاندانی ضروریات اور مشکلات کے مقابل پر جماعتی ضروریات کو مقدم رکھتے ہوئے اپنے لازمی چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کر کے اپنے ایمان اور اخلاص کا ثبوت دے۔

جملہ عہدیداران کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ خود بھی اچھا نمونہ پیش کریں اور جماعت کے جملہ احباب کو بھی مؤثر طور پر توجہ دلائیں تاکہ گذشتہ عرصہ کی کمی اور کوتاہی اور سستی کا ازالہ آئندہ تین ماہ میں ہو کر چندہ جات کی سو فیصدی وصولی ہو سکے۔

اللہ تعالےٰ سب کو اس کی توفیق بخشے اور حافظ و ناصر رہے آمین

ناظر بیت المال قادیان

چندہ اخبار ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ماہ تبلیغ ۱۳۴۸ہش (فروری ۱۹۶۹ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اولین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ آٹھ روپے بھجوا کر ممنون فرمادیں تاکہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اگر اُن کی طرف سے چندہ موصول نہ ہوُا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد ان کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

امید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیش نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرمادیں گے۔ ان احباب کو بذریعہ خط بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

مینجر اخبار بدر قادیان

نمبر خریدار	اسماء خریداران	نمبر خریدار	اسماء خریداران
۱۰۷۶	مکرم غلام احمد صاحب کمپونڈر	۱۵۱۸	مکرم محمد شریف صاحب
۱۰۹۰	" ولی محمد صاحب بی اے بی ٹی	۱۵۵۶	" ایس اے منیر صاحب
۱۱۸۰	" بشیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر	۱۵۹۰	" منور علی صاحب
۱۱۹۲	" محمد رفیق صاحب	۱۶۱۸	" فیاض اینڈ برادرز
۱۲۲۶	" پیر محمد ابراہیم صاحب	۱۶۶۴	" ولی محمد صاحب ڈار
۱۲۴۰	" حسن چاند صاحب	۱۶۷۱	" ایم شفیع اللہ صاحب
۱۲۴۲	" محمد عبد الغنی صاحب	۱۸۲۵	" محمد یٰسین صاحب
۱۲۶۴	" میاں عبد الغنی صاحب راجپوت	۱۸۲۸	" ڈاکٹر فہمیدہ عظمت صاحبہ
۱۲۴۵	" ناصر احمد صاحب	۱۸۳۲	ہنری مارٹن انسٹی ٹیوٹ
۱۲۷۷	" نصیر الدین احمد خان صاحب	۱۹۵۳	" مشتاق احمد صاحب
۱۳۷۰	" محمد عبد اللہ صاحب	۱۹۷۱	" ابرار احمد صاحب
۱۴۳۵	" شریف احمد صاحب	۱۹۷۴	" سید عبد الرحمٰن صاحب

تقریب رخصتانہ

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی سیکرٹری بہشتی مقبرہ و ناظم جائداد قادیان کی بڑی بیٹی عزیزہ راشدہ زرینہ کے رخصتانہ کی تقریب جلسہ سالانہ کے آخری دن مورخہ ۸ رجنوری ۱۹۶۹ء کو عمل میں آئی۔ عزیزہ کا نکاح گذشتہ جلسہ سالانہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد مبارک میں عزیز محمد حمید اللہ صاحب بی ایس سی ابن مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی ایل ایل بی اسسٹنٹ سیکرٹری آندھرا گورنمنٹ سے مبلغ اڑھائی ہزار روپے مہر پر پڑھا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے اور دولہا دلہن کو خوشگوار ازدواجی زندگی نصیب ہو۔ آمین ——— ایڈیٹر

درخواست دُعا

خاکسار کے بڑے لڑکے عزیزم مظفر احمد ایک لمبے عرصہ سے ٹانگوں اور کمر میں کمزوری اور ضعف اور دیگر عوارض میں مبتلا ہیں۔ مختلف ڈاکٹروں اور حکیموں سے علاج معالجہ کروایا اور سینکڑوں روپیہ خرچ کئے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوُا جس سے بڑی پریشانی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز موصوف کو شفاءِ کاملہ عطا فرمائے اور والدین کی پریشانی دُور فرمائے آمین۔ خاکسار: محمد صادق۔ شکر گنج۔ حیدرآباد۔

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکتا اور یہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک، پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز، ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LAN CALCUTTA — 1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE" فون نمبرز 23 — 1652, 23 — [illegible]

For all your requirements

in GUM BOOTS

- STRAIGHT HOSES
- TROLLY WHEELS
- EXTRUDED RUBBER SECTIONS
- RUBBER MOULDED GOODS
- RUBBERISED ROLLERS

AS PER CUSTOMER'S SPECIFICATION

PHONE: 34-3273

GLOBE RUBBER INDUSTRIES
10, PRABHURAM SIRCAR LANE,
CALCUTTA-15

رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان

صفحہ ٦ سے آگے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ میرا بہت ہی بچپن کا زمانہ تھا۔ جو روایتیں مجھے یاد ہیں وہ میرے ماموں جان اور والدہ محترمہ کی بیان فرمودہ ہیں۔

میرے ماموں نے بتایا کہ میرے والد صاحب کو ایک خواب آئی۔ خواب کی تعبیر پوچھنے کے لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس کی تعبیر میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہیں ایک بیماری آئے گی اس میں اگر تم شفا پا گئے تو لمبی عمر حاصل ہوگی ورنہ نہیں۔

چنانچہ تعبیر کے مطابق والد صاحب بیمار ہو گئے اور بیماری میں ہی اپنے گاؤں سے یہاں آئے اور گول کمرے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیر علاج رہے۔ اور وہیں وفات پا گئے۔ میری عمر اس وقت چند مہینوں کی تھی۔ جب میں بڑا ہوا اور پڑھنے کے قابل ہوا تو میرے ماموں صاحب مجھے پڑھانے کے لئے اپنے گاؤں فیض اللہ چک سے قادیان لے آئے۔ جب میرے ماموں جان نے حضور اقدسؑ سے میرے والد حضرت برکت علی صاحبؓ کا نام لیکر تعارف فرمایا تو حضورؑ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے وظیفہ کی سفارش فرمائی۔ یہ سنہ ١٩٠٤ء کا واقعہ ہے

حضرت امیر صاحب محترم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدہ حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا کی پُر شفقت عنایات سے پرورش اور تعلیم پانے کے واقعات تفصیل سے سُنائے

تقریر جاری رکھتے ہوئے حضرت امیر صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے عظیم الشان نشان مولوی عبد الکریم صاحب حیدر آبادی کو باؤلے کتے کے کاٹنے اور اس میں شفایابی کا تفصیلی اور چشم دید واقعہ بیان فرمایا۔ اور بھی کئی ایمان افروز واقعات بیان فرما کر اپنی تقریر کو ختم فرمایا۔

جماعت احمدیہ میں مقامِ خلافت

اس جلسہ کی آخری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ ناظر دعوت و تبلیغ کی تھی۔ آیت استخلاف کی تلاوت کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ میں خلافت کا سلسلہ ایک متفقہ عقیدہ ہے۔ تاریخ مذاہب میں ہمیں کوئی بھی ایسا نبی نظر نہیں آتا جس کے بعد خدا نے اس کے کام کی تکمیل کے لئے کوئی انتظام نہ کیا ہو۔ خدا جب اپنے انبیاء کو مبعوث فرماتا ہے تو جو پاک تبدیلی وہ انبیاء پیدا کرتے ہیں اس کا نقشہ الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ نبیوں کے زمانہ میں ایسا نظارہ نظر آتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا آسمان سے اتر کر زمین پر آ گیا ہو۔ لیکن انسان بشر ہونے کے ناطے ایک محدود زندگی لے کر آیا ہے۔ نبیؑ وقت کے گذرنے کے بعد ایک اور سلسلہ شروع ہوتا ہے جس کو خلافت کہتے ہیں۔

نبوت خدا کی طرف سے ایک خاص انعام ہے۔ نبوت کے بعد خلافت کا جو سلسلہ شروع ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا مشروط وعدہ ہے احمدیت اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والی قدرتِ ثانیہ یعنی خلافتِ احمدیہ کے بارے میں متعدد پیشگوئیاں اور بشارتیں دی تھیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے تفصیل سے وضاحت فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی مختلف کتب میں سے حوالے پیش فرماتے ہوئے خلافت کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد محترم میاں صاحب نے خلافتِ اولیٰ۔ خلافتِ ثانیہ اور خلافتِ ثالثہ کی نعمتوں اور برکتوں کا ذکر کرتے ہوئے خلافت کے ساتھ گہرا تعلق۔ کامل ربط اور دلی وابستگی کی تلقین فرمائی۔ تا وہ نعمتیں ہر فرد کو حاصل ہوتی چلی جائیں جو خلافت سے وابستہ ہیں۔

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی یہ علمی اور رُوحانی تقریر نہایت توجہ اور انہماک سے سُنی گئی۔ اس کے بعد صاحبِ صدر محترم میر صاحب نے ایک طویل۔ پُرسوز اور رقت بھری اجتماعی دُعا فرمائی۔ بعدہٗ یہ مقدس اور مبارک جلسہ اپنی پوری شان و شوکت اور رُوحانی ماحول و سرور لئے ہوئے نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

دُوسرے دن سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہونے لگے۔

بالآخر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اِن دعاؤں پر اپنی رپورٹ ختم کرتا ہوں جو حضور اقدس نے اس للٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کرنے والوں کے حق میں فرمائی تھیں:

"خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو۔ اور ان کو اجر عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دُور فرما دے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتامِ سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔"

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

وقفِ جدید کا بارہواں سال شروع ہونے کا اعلان

آگے بڑھیں اور وقفِ جدید کے نئے سال کے وعدے بڑھ چڑھ کر پیش کریں !!

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے بارہویں سال کے آغاز کا اعلان فرما دیا۔

اس مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے بارہویں سال یعنی سنہ ١٩٦٩ء کے لئے بھی اس بابرکت تحریک کا اعلان فرما دیا ہے۔ نیز یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جماعتیں اور دیگر احباب اپنے بچوں کو خاص طور پر اس تحریک میں شامل فرمادیں تاکہ انہیں ذمہ داریاں سنبھالنے کا شوق اور تربیت حاصل ہو سکے۔

پس احباب اس اعلان کو پڑھتے اور سُنتے ہی وقفِ جدید کے وعدہ جات دفتر وقفِ جدید قادیان کے پتہ پر ارسال فرمادیں۔ تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ہندوستان کی جملہ جماعتوں کی مکمل فہرست بغرضِ دعا ارسال کی جا سکے۔

نوٹ: وہ جماعتیں جو قبل از وقت وعدے ارسال کر چکی ہیں دوبارہ اپنی اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں۔ ایسا نہ ہو کہ عورت، مرد یا اطفال وعدہ لکھوانے سے سہواً رہ گئے ہوں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

اعلاناتِ نکاح

مورخہ ٨ صلح ١٣٤٨ ہش مطابق ٨ جنوری سنہ ١٩٦٩ء بروز بدھ بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک قادیان میں الحاج حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

(١) ۔ مکرم فضل الرحمان صاحب ولد نذیر احمد صاحب ہوڈری قوم شیخ ساکن یادگیر کا نکاح مکرمہ رحیم النساء بیگم صاحبہ بنت فقیر محمد صاحب مرحوم ساکن گلبرگہ سے بعوض ایک ہزار ایک سو پچیس روپے مہر پر۔

(٢) ۔ مکرم ناصر احمد صاحب شحنہ ولد الحاج محمد محسن صاحب قوم شیخ ساکن یادگیر کا نکاح مکرمہ رحیم النساء بیگم صاحبہ بنت عبد الحفیظ صاحب ونڈولی ساکن یادگیر سے بعوض سات سو پچیس روپے مہر پر۔

(٣) ۔ محمد عبد الحلیم صاحب سگری ولد عبد الکریم صاحب سگری قوم شیخ ساکن یادگیر کا نکاح مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت نذیر احمد صاحب ہوڈری ساکن یادگیر سے بعوض ایک ہزار ایک سو پچیس روپے مہر پر۔

(٤) ۔ مکرم اقبال احمد صاحب ولد عبد الرزاق صاحب قوم شیخ ساکن سکندر آباد کا نکاح مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت شیخ اسمٰعیل صاحب مرحوم ساکن چلکل گوڑہ سکندر آباد سے بعوض ایک ہزار روپے مہر پر۔

● —— اسی طرح مورخہ ٩ صلح ١٣٤٨ ہش مطابق ٩ جنوری ١٩٦٩ء بروز جمعرات مسجد مبارک قادیان میں ہی حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

(١) ۔ مکرم مسعود احمد صاحب ولد بشیر احمد صاحب ساکن حیدر آباد دکن کا نکاح مکرمہ عشرت بانو صاحبہ بنت محمد موسیٰ خان صاحب مرحوم ساکن حیدر آباد دکن سے بعوض دو ہزار ایک سو روپے مہر پر۔

(٢) ۔ مکرم شرف الدین احمد خان صاحب ولد محمد موسیٰ خان صاحب مرحوم ساکن حیدر آباد دکن کا نکاح مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت احمد حسین صاحب ساکن حیدر آباد دکن سے بعوض دو ہزار ایک سو روپے مہر پر۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

ایڈیشنل ناظر امور عامہ